سوال

(242) نظریہ ڈارون اور قرآن

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت عرصہ پہلے انسان بندر تھا، پھر ترقی کرکے موجودہ صورت تک پہنچ گیا۔ کیا اس کی کوئی دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آدم علیہ السلام کی تخلیق کے جو مراحل ذکر کئے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ (آل عمران ٣ ٥٩)

''اللہ کے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے۔ اسے اللہ نے خاک سے پیدا کیا۔''

پھر یہ مٹی بھگوئی گئی حتی کہ وہ ہاتھوں سے چپکنے والے گارے کی صورت اختیار کرگئی۔ ارشاد ربانی ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (المومنون ٢٣ ١٢)

''ہم نے انسان کو گارے کے خلاصے سے پیدا کیا۔''

اور ارشاد ہے:

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (الصافات ٣٧ ١١)

''ہم نے انہیں چپکتے گارے سے پیدا کیا۔''

پھر وہ سڑی ہوئی کیچڑ بن گیا۔ ارشاد ہے:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ مِن صَلۡصَٰلٖ مِّنۡ حَمَإٖ مَّسۡنُونٖ (الحجر ۱۵ ۲۶)

''ہم نے انسان کو گلی سڑی کیچڑ سے (بنی ہوئی) کھنکتی مٹی سے پیدا کیا۔''

یہ گارا جب خشک ہوجائے تو مٹی کے برتن کی طرح کھنکنے لگا۔ اللہ تعالی نے فرمایا:

خَلَقَ ٱلۡإِنسَٰنَ مِن صَلۡصَٰلٖ كَٱلۡفَخَّارِ (الرحمن ۵۵ ۱۴)

''اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح بجتی مٹی سے پیدا کیا۔''

اللہ نے اپنی مشیت اور ارادے کے مطابق اس کی صورت بنا کر اس میں جان ڈال دی۔ ارشاد ربانی ہے:

وَإِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي خَٰلِقُۢ بَشَرٗا مِّن صَلۡصَٰلٖ مِّنۡ حَمَإٖ مَّسۡنُونٖ فَإِذَا سَوَّيۡتُهُۥ وَنَفَخۡتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُواْ لَهُۥ سَٰجِدِينَ (الحجر ۱۵ ۲۸۔۲۹)

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: ''میں گلے سڑے کیچڑ سے (بنی ہوئی) بجتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لئے سجدے میں گر جانا۔''

یہ ہیں وہ مراحل جو از روئے قرآن تخلیق آدم پر گزرے۔ اولاد آدم علیہ السلام کی تخلیق کے مراحل اس آیت مبارکہ میں ذکر کئے گئے ہیں:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ مِن سُلَٰلَةٖ مِّن طِينٖ ثُمَّ جَعَلۡنَٰهُ نُطۡفَةٗ فِي قَرَارٖ مَّكِينٖ ثُمَّ خَلَقۡنَا ٱلنُّطۡفَةَ عَلَقَةٗ فَخَلَقۡنَا ٱلۡعَلَقَةَ مُضۡغَةٗ فَخَلَقۡنَا ٱلۡمُضۡغَةَ عِظَٰمٗا فَكَسَوۡنَا ٱلۡعِظَٰمَ لَحۡمٗا ثُمَّ أَنشَأۡنَٰهُ خَلۡقًا ءَاخَرَۚ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ أَحۡسَنُ ٱلۡخَٰلِقِينَ (المؤمنون ۲۳ ۱۲۔۱۴)

''ہم نے انسان کو گارے کے خلاصے سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے ایک مضبوط جگہ میں (رکھا ہوا) ایک قطرہ بنا دیا۔ پھر ہم نے قطرے کو لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا، پھر بوٹی کو ہڈیاں بنایا، پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر ہم نے اسے ترقی دے کر ایک اور مخلوق بنا دیا، برکتوں والا ہے اللہ جو سب سے بہترین تخلیق کار ہے۔''

آدم علیہ السلام کی اہلیہ حوا علیہ السلام کے متعلق اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ انہیں آدم علیہ السلام سے پیدا کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی تعالی ہے:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ ٱلَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفۡسٖ وَٰحِدَةٖ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالٗا كَثِيرٗا وَنِسَآءٗ (النساء ۴ ۱)

''اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (زمین میں) پھیلا دیئے۔''

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 277